خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

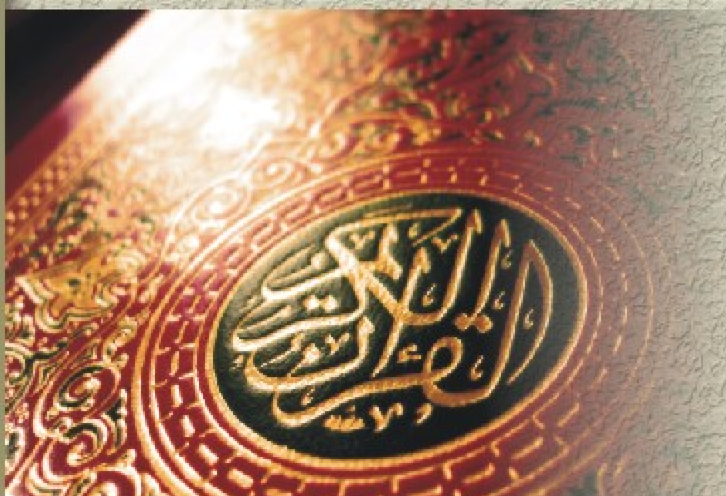

نواں پارہ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصہ مضامینِ قرآن

نواں پارہ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ﴿﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴿﴾
وَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِیۡ قَرۡیَۃٍ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذۡنَاۤ اَہۡلَہَا بِالۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ
لَعَلَّہُمۡ یَضَّرَّعُوۡنَ﴿﴾ (الاعراف : ۹۴)

آیات ۹۴ تا ۹۵

آفات انسان کو جھنجھوڑنے کے لیے آتی ہیں

اِن آیات میں اللہ کی یہ سنت بیان کی گئی کہ جب بھی اللہ نے کسی نبیؑ کو بھیجا تو ساتھ ہی اُس نبیؑ کی قوم پر کچھ آفات نازل کیں تاکہ اُن کے دل نرم ہوں اور وہ نبیؑ کی دعوت کی طرف متوجہ ہوں۔ ایسی آفت اللہ کی نعمت ہے جو انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کردے۔ البتہ بدقسمتی سے اکثر و بیشتر قومیں آفات کے باوجود اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوئیں۔اُن کے دلوں کی سختی برقرار رہی۔ نہ اُن پر رقت طاری ہوئی اور نہ اُنہوں نے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ انجامِ کار کے طور پر اللہ کی طرف سے بڑے عذاب نے اچانک آ کر اُنہیں ملیا میٹ کردیا۔

آیت ۹۶

ایمان اور تقویٰ کی برکات

اِس آیت میں ہلاک ہونے والی قوموں پر اظہارِ افسوس کیا گیا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ قومیں ایمان لے آتیں اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرتیں یعنی اُس کی نافرمانی سے بچتیں تو اُن پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے خزانے کھول دیے جاتے۔ افسوس کہ اُنہوں نے ایسا نہیں کیا اور اُنہیں اپنی شامتِ اعمال کا سامنا تباہ کن عذاب کی صورت میں کرنا پڑا۔

آیات ۹۷ تا ۱۰۲

ہمارے لیے درسِ عبرت

اِن آیات میں اللہ نے متوجہ فرمایا کہ جو لوگ آج زمین پر بس رہے ہیں کیا وہ اِس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ اللہ گزشتہ قوموں کی طرح اُنہیں بھی اُن کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کر سکتا ہے۔ اللہ کی پکڑ دن میں بھی آ سکتی ہے اور رات میں بھی۔ اللہ کی پکڑ سے بے فکر وہی ہو سکتا ہے جس نے خسارے میں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہلاک ہونے والی قوموں کا جرم یہ تھا کہ اُنہوں نے عہدِ الست کا پاس نہ کیا۔ اِس عہد کے وقت اللہ نے تمام انسانوں کی ارواح سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا کہ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ اِس عہد کی وجہ سے توحید کی معرفت اُن کے باطن میں جاگزیں کر دی گئی تھی۔ اللہ ہمیں توحید پر کاربند رہنے اور گناہ کی ہر صورت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۰۳ تا ۱۰۸

حضرت موسیٰ؈ کا فرعون سے مکالمہ

اِن آیات میں حضرت موسیٰ؈ کی آلِ فرعون کے ساتھ کشمکش کے بیان کا آغاز ہوا۔ حضرت موسیٰ؈ نے فرعون کے دربار میں جا کر اپنی نبوت کا اعلان فرمایا۔ فرعون کے سامنے توحید کی دعوت رکھی اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کا مطالبہ کیا۔ فرعون کے سامنے اللہ کی عطا کردہ دو نشانیاں پیش کیں۔ اپنا عصا زمین پر پھینکا اور وہ اژدھا بن گیا۔ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر باہر نکالا تو وہ انتہائی روشن ہو کر چمک رہا تھا۔

آیات ۱۰۹ تا ۱۲۶

حضرت موسیٰ؈ کا جادوگروں سے مقابلہ

اِن آیات میں حضرت موسیٰ؈ اور جادوگروں کے درمیان مقابلہ کی تفصیل بیان ہوئی۔ فرعون اور اُس کے سرداروں نے حضرت موسیٰ؈ کی پیش کردہ نشانیوں کو جادو قرار دیا۔ اُنہوں نے تمام ماہر جادوگروں کو جمع کیا اور موسیٰ؈ کو اُن سے مقابلہ کی دعوت دی۔ جادوگروں نے اپنی

لاٹھیاں اور رسیاں حضرت موسیٰؑ کی طرف پھینکیں اور لوگوں کی آنکھوں پر اِس طرح جادو کیا کہ وہ سب محسوس کرنے لگے کہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپوں کی طرح چل رہی ہیں۔ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ عصا پھینکنے کا حکم دیا۔ عصا نے ایک بہت بڑے حقیقی اژدھے کی صورت اختیار کرلی اور وہ جادوگروں کی لاٹھیاں اور رسیاں نگل گیا۔ جادوگر ہار گئے اور حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے کامیابی دی۔ جادوگر پہچان گئے کہ حضرت موسیٰؑ کا عصا حقیقی اژدھا بن گیا ہے اور یہ جادو کے ذریعہ ممکن نہیں۔ اُن پر حق واضح ہوگیا اور وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے اور حضرت موسیٰؑ کی رسالت پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے اُنہیں عبرتناک سزا دینے کی دھمکی دی لیکن جادوگروں نے حق کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا لہٰذا وہ حق پر ڈٹے رہے۔ اُنہوں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اُنہیں حق پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

آیات ۱۲۷ تا ۱۲۹

بنی اسرائیل پر فرعون کا ظلم اور حضرت موسیٰؑ کی ایمان افروز نصیحت

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ جادوگروں کی شکست اور اُن کے ایمان لانے کے بعد فرعون انتقام کی آگ میں جلنے لگا۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ نبی اسرائیل کے ہاں پیدا ہونے والے ہر بچے کو ذبح کر دیا جائے اور بچیوں کو زندہ رکھا جائے تاکہ اُن سے خدمت لی جاسکے۔ ایسے میں حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو نصیحت کی :

اِسۡتَعِيۡنُوۡا بِاللّٰهِ وَاصۡبِرُوۡا‌ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ ۙ يُوۡرِثُهَا مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ؕ
وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۞

’’اللہ سے مدد مانگو اور ایمان پر ڈٹے رہو۔ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اِس کا وارث بنا دیتا ہے۔ البتہ آخرت کی کامیابی متقیوں کے لیے ہے‘‘۔

حضرت موسیٰؑ نے مزید فرمایا :

عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يُّهۡلِكَ عَدُوَّكُمۡ وَيَسۡتَخۡلِفَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرَ

كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾

"ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں اختیار دے کر دیکھے کہ تم کیا کرتے ہو"۔

آیات ۱۳۰ تا ۱۳۷

آلِ فرعون پر آفات کا نزول

اِن آیات میں آلِ فرعون پر آفات کے نزول کا بیان ہے۔ اللہ نے یہ آفات اِس لیے نازل فرمائیں تا کہ اُن کے دلوں کی سختی دور ہو، وہ عافیت کے لیے اللہ کے حضور گڑگڑائیں اور حضرت موسیٰؑ کی دعوت کی طرف متوجہ ہوں۔ نازل ہونے والی آفات درجِ ذیل تھیں :

i- طوفانی بارشیں جنہوں نے معمولاتِ زندگی کو درھم برھم کر دیا۔

ii- ٹڈی دل کے حملے جنہوں نے فصلوں کو تباہ کر دیا۔

iii- گھُن جو گوداموں میں جمع شدہ غلے کو چٹ کر گیا۔

iv- مینڈکوں کی کثرت جس نے جینا دوبھر کر دیا۔

v- ہر شے میں خون کی آمیزش جس نے اُس شے کو ناقابلِ استعمال بنا دیا۔

یہ آفات آلِ فرعون پر علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں۔ جب کوئی آفت آتی وہ حضرت موسیٰؑ سے دعا کی درخواست کرتے اور وعدہ کرتے کہ اگر آفت ٹل گئی تو وہ اُن کی بات مان لیں گے۔ جب آفت ٹل جاتی تو وہ اپنے وعدوں سے پھر جاتے۔ اللہ نے پھر بڑی سزا دی اور فرعون کو اُس کے لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا۔ اُن کے بعد بنی اسرائیل کو اُسی طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں جیسی آلِ فرعون کو دے رکھی تھیں۔

آیات ۱۳۸ تا ۱۴۱

اَن دیکھے معبود کی عبادت سے انکار

آلِ فرعون کی غلامی سے نجات کے بعد بنی اسرائیل کا گزر ایک ایسی قوم پر سے ہوا جو بتوں کی پوجا کر رہی تھے۔ اُنہوں نے حضرت موسیٰؑ سے درخواست کی کہ ہمارے لیے بھی اِسی طرح کا

معبود طے کر دیں جسے دیکھا جا سکتا ہو۔ بلا شبہ اَن دیکھے معبود کی عبادت لوگوں کے لیے آسان نہیں رہی بقول اقبال :

کبھی اے حقیقتِ منتظر! نظر آ لباسِ مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

اور

خوگرِ پیکرِ محسوس تھی انسان کی نظر
مانتا پھر کوئی اَن دیکھے خدا کو کیونکر

حضرت موسیٰ ؑ نے بنی اسرائیل کو سخت الفاظ میں ملامت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم معبودِ حقیقی کو چھوڑ کر معبودانِ باطل کی پوجا کرنا چاہتے ہو حالاں کہ معبودِ حقیقی نے تمہیں تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔ اُسی نے تمہیں اُس فرعون کے ظلم وستم سے بچایا جو تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور بچیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ تمہاری یہ روش انتہائی ناشکری اور بے وفائی کا مظہر ہے۔

آیات ۱۴۲ تا ۱۴۳

اللہ کے دیدار کی خواہش

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کے حضرت موسیٰ ؑ سے ہمکلام ہونے کا ذکر ہے۔ کوہِ طور پر جب اللہ نے حضرت موسیٰ ؑ کو شرفِ ہمکلامی بخشا تو اُنہوں نے اللہ سے درخواست کی کہ مجھے اپنے رُخِ انور کا دیدار کرایے۔ اللہ نے فرمایا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ البتہ میں اپنی تجلی پہاڑ پر ڈالتا ہوں۔ اگر پہاڑ اپنی جگہ قائم رہ گیا تو تم مجھے دیکھ سکو گے۔ جب اللہ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو وہ پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ ؑ یہ منظر دیکھ کر بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا :

سُبۡحٰنَکَ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿﴾

''اے اللہ تو پاک ہے کہ کوئی تیرے جلوہ کی تاب لا سکے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں''۔

آیات ۱۴۴ تا ۱۴۵

تورات کا نزول اور اُس کی افادیت

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰؑ پر تورات تحریری صورت میں نازل کی گئی۔ اِس کی تعلیمات میں دردبھری نصیحت اور ہدایت کا مکمل سامان تھا۔ حکم دیا گیا کہ اے موسیٰ ! آپ اور آپ کی قوم اِن تعلیمات پر پورے جذبہ سے عمل کرے۔ عنقریب اللہ فلسطین پر فتح عطا فرمادے گا جہاں اِس وقت فاسق لوگوں کی حکومت ہے۔ بلاشبہ کتاب الٰہی پر عمل ہی سے عروج حاصل ہوسکتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

اِنَّ اللّٰه يَرْفَعُ بِهٰذَاالْكِتَابِ اَقْوَاماً وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ (مسلم)

''بے شک اللہ اِس کتاب کے ذریعہ قوموں کو عرج عطا فرمائے گا اور اِس کتاب کو چھوڑنے کی وجہ سے پست کردے گا''۔

آیات ۱۴۶ تا ۱۴۷

تکبر کرنے والے کو ہدایت نہیں ملتی

اِن آیات میں اللہ نے آگاہ فرمایا کہ زمین میں ناحق تکبر کرنے والے اللہ کی کتاب سے ہدایت حاصل نہیں کرسکتے۔ ایسے لوگ ہدایت کے بجائے گمراہی کے راستے پر چلتے ہیں۔ اُن کی نیکیاں برباد کردی جائیں گی اور وہ اپنے سیاہ اعمال کا بدلہ پاکر رہیں گے۔

آیات ۱۴۸ تا ۱۵۴

بچھڑے کی پرستش

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ جب حضرت موسیٰؑ اللہ سے شرفِ ملاقات کے لیے کوہِ طور پر تشریف لے گئے تو اُن کے پیچھے قوم کے کچھ افراد نے ایک بچھڑے کی مورتی کی پرستش شروع کردی۔ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو اِس سے آگاہ فرمایا تو آپؑ انتہائی غصہ میں قوم کی طرف واپس تشریف لائے۔ شرک کرنے والوں کو سختی سے ڈانٹ ڈپٹ کی۔ اپنے بھائی حضرت

ہارونؑ سے پوچھا کہ اُنھوں نے قوم کو شرک کرنے سے کیوں نہ روکا؟ اُنھوں نے عذر پیش کیا کہ شرک کرنے والے مجھے قتل کرنے کے درپے تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے اپنی اور اپنے بھائی کی بخشش کی التجا کی اور اُس سے اپنی رحمت میں داخل کرنے کا سوال کیا۔ اللہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے بھی شرک کیا ہے اُنہیں عنقریب دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔ البتہ جو لوگ اپنے کیے پر اظہارِ ندامت اور توبہ کریں گے، اللہ اُن کے حق میں شانِ رحیمی و غفوری ظاہر فرمائے گا۔

آیات ۱۵۵ تا ۱۵۶

حضرت موسیٰؑ کی ایمان افروز دعا

اِن آیات میں اُس واقعہ کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کے ستر سرداروں کو کوہِ طور پر لے گئے تاکہ بچھڑے کی پوجا کے حوالے سے قوم کے جرم پر معافی مانگی جائے۔ سرداروں نے حضرت موسیٰؑ سے مطالبہ کیا کہ ہمیں اللہ کا دیدار کراؤ۔ اِس مطالبہ پر اللہ ناراض ہوا کہ بجائے شرک کے گناہ پر اظہارِ ندامت کے یہ حضرت موسیٰؑ سے ایسی بات کا تقاضہ کر رہے ہیں جو ممکن ہی نہیں۔ اللہ نے تمام سرداروں کو ایک آفت کے ذریعہ ہلاک کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے گڑگڑا کر سرداروں کے لیے معافی طلب کی اور اللہ نے حضرت موسیٰؑ کی دعا قبول فرماتے ہوئے اُنہیں پھر سے زندہ کر دیا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے محسوس کیا کہ اللہ اِس وقت دعا قبول فرمانے کی شان میں ہے تو عرض کیا :

اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡغَافِرِيۡنَ ﴿﴾ وَاكۡتُبۡ لَنَا فِيۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَيۡكَ

”اے اللہ تو ہمارا حامی و ناصر ہے پس ہمیں معاف فرما دے، ہم پر رحم فرما اور تو ہی سب سے بڑھ کر معاف فرمانے والا ہے۔ ہمارے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی لکھ دے، بے شک ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں“۔

اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میری رحمت تو ہر مخلوق کے شاملِ حال ہے۔ البتہ رحمتِ خاص اُن کو عطا کروں گا جو میری نافرمانی سے بچتے ہیں۔ میری راہ میں مال خرچ کرتے ہیں اور جو میری آیات پر دل و جان سے گہرا ایمان یعنی یقین رکھتے ہیں۔

آیت ۱۵۷

اتباعِ رسول ﷺ کا میدان اور آپ ﷺ سے تعلق کی بنیادیں

اِس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ میری رحمتِ خاص اُن کے لیے ہے جو نبی اکرم ﷺ کا اتباع کریں۔ اتباع کے حوالے سے آپ ﷺ کی تین شانوں کو نمایاں کیا گیا:

i- نیکی کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا۔

ii- پاکیزہ چیزوں کو حلال کرنا اور خبیث چیزوں کو حرام ٹھہرانا۔

iii- شرک اور بدعات اور بے جا رسومات کے بوجھ نوعِ انسانی سے دور کرنا۔

آیت کے آخر میں فرمایا کہ وہی لوگ فلاح پائیں گے جو آپ ﷺ کے تعلق کی درج ذیل شرائط پوری کریں :

i- آپ ﷺ پر ایمان لائیں۔

ii- آپ ﷺ سے تمام انسانوں سے بڑھ کر محبت کریں۔

iii- خدمتِ دین کے مشن میں آپ ﷺ کے دست و بازو بنیں۔

iv- جو نورِ قرآن آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے اُس کی پیروی کریں۔

آیت ۱۵۸

نبی اکرم ﷺ کی رسالت تمام انسانوں کے لیے ہے

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اعلان فرما دیں کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اِس کے بعد تمام انسانوں کو حکم دیا گیا کہ اللہ اور اُس کے نبی ﷺ پر ایمان لاؤ اور نبی اکرم ﷺ کی اتباع کرو تا کہ تم اللہ کی بارگاہ سے ہدایت کی نعمت حاصل کر سکو۔

آیات ۱۵۹ تا ۱۶۲

بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات اور بنی اسرائیل کی ناشکری

اِن آیات میں بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات کا بیان ہے۔ اُن میں سے کچھ سعادت مندوں کو اللہ نے ہدایت کی نعمت دی۔ اُن سب کے لیے ایک پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری کیے۔ بادلوں کو سائبان بنا دیا۔ من وسلویٰ کی صورت میں خوراک فراہم کی۔ فاتح کی حیثیت سے ایک شہر میں داخل ہونے کا اعزاز عطا کیا۔ بنی اسرائیل نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی اور اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کی۔ اللہ نے پھر سزا کے طور پر اُنہیں دردناک عذاب سے دوچار کیا۔

آیات ۱۶۳ تا ۱۶۶

عذاب سے بچنے کے لیے برائیوں سے روکنا ضروری ہے

اِن آیات میں اصحابِ سبت کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اُن کا تعلق بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ سے تھا جو ایک سمندر کے کنارے آباد تھا۔ اِس قبیلہ کی گزراوقات مچھلیوں کے شکار پر تھی۔ اللہ نے جب بنی اسرائیل کے لیے سبت یعنی ہفتہ کا دن عبادت کے لیے مقرر کیا تو بنی اسرائیل کے لیے اُس روز کاروبارِ دنیا ممنوع ہوگیا۔ اب سبت کے روز مچھلیوں کا شکار نہیں کیا جاسکتا تھا۔ مچھلیوں کو بھی اِس کا شعور ہوگیا اور وہ اِس روز بڑی تعداد میں سطح سمندر پر تیرتی ہوئی دکھائی دیتیں۔ اب قبیلہ میں سے ایک گروہ نے حیلہ کیا۔ اِن ہی کو اصحابِ سبت کہا جاتا ہے۔ اُنہوں نے حیلہ یہ کیا کہ وہ سبت کے دن سمندر کے ساتھ ساتھ گڑھے کھودتے اور سمندر کے پانی کے لیے گڑھوں تک پہنچنے کا راستہ بناتے۔ پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی گڑھوں میں آجاتیں۔ اگلے روز جاکر مچھلیاں پکڑ لیتے۔ گویا ہفتے کے روز شکار نہ کرتے لیکن عبادت کے بجائے اپنا وقت مچھلیوں کو گڑھوں میں جمع کرنے میں لگا دیتے۔

بستی میں ایک دوسرا گروہ صالحین کا تھا جو اصحابِ سبت کو اُن کی حیلہ سازی سے منع کرتا تھا۔ بستی میں ایک تیسرا گروہ بھی تھا جو حیلہ سازی نہیں کرتا تھا لیکن اصحابِ سبت کو اُن کی حیلہ سازی

کے جرم سے روکتا بھی نہیں تھا۔ تیسرا گروہ، صالحین کو منع کرتا تھا کہ اصحابِ سبت کو وعظ و نصیحت مت کرو۔ اس سے بستی میں ایک جھگڑے کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ صالحین نے اُنہیں نہایت ہی ایمان افروز جواب دیا **مَعْذِرَةً اِلٰی رَبِّکُمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ** (ہم برائی سے اِس لیے روکتے ہیں تاکہ تمہارے رب کے سامنے عذر پیش کرسکیں کہ ہم نے تو تیری نافرمانی کو برداشت نہ کیا۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اصحابِ سبت اپنے جرم سے باز آجائیں)۔ جب اصحابِ سبت اصلاح پر آمادہ نہ ہوئے تو اللہ نے بستی والوں پر بڑا عذاب نازل کیا۔ البتہ عذاب سے وہ لوگ بچا لیے گئے جو برائی سے روکتے تھے۔ عذاب اُن پر بھی آیا جو خود برائی نہیں کرتے تھے لیکن دوسروں کو برائی سے روکتے بھی نہیں تھے۔ برائی سے نہ روکنا بھی ایک بہت بڑا جرم ہے۔ عذاب کے باوجود جب اصحابِ سبت حد سے گزر گئے تو اللہ نے اُن کی صورتیں مسخ کر دی اور اُنہیں بندر بنا دیا۔

آیات ۱۶۷ تا ۱۶۸

بنی اسرائیل پر قیامت تک عذاب کے کوڑے برستے رہیں گے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ بنی اسرائیل میں نیک لوگ بھی تھے اور برے بھی۔ اللہ اُنہیں کبھی نعمتوں سے اور کبھی مصائب سے آزماتا رہا۔ مزید یہ کہ اللہ نے اعلان فرما دیا کہ قیامت تک بنی اسرائیل کو اُن کی بداعمالیوں کی سزا دینے کے لیے سخت گیر افراد اُن پر مسلط کیے جاتے رہیں گے جو اُنہیں بدترین عذاب دیں گے۔

آیت ۱۶۹

کتاب کے نااہل وارث

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ بنی اسرائیل کی اکثریت اللہ کی کتاب کی نااہل وارث ثابت ہوئی۔ وہ تھوڑی سی قیمت لے کر کتاب میں تحریف کر دیتے اور لوگوں کو اُن کے من پسند فتوے دے دیتے۔ ساتھ ہی دعویٰ کرتے کہ اُنہیں اللہ کی طرف سے بخش دیا جائے گا۔ حالانکہ وہ کتاب میں بات پڑھ چکے تھے کہ اللہ کی طرف ناحق باتیں منسوب کرنا جرمِ عظیم ہے۔

آیت ۱۷۰

اللہ کے محبوب بندوں کی تین صفات

اِس آیت میں اللہ کے محبوب بندوں کی تین صفات بیان کی گئیں ہیں۔پہلی صفت یہ کہ وہ اللہ کی کتاب کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں یعنی اُس کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ دوسری یہ کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔تیسری صفت یہ کہ وہ لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔خوشخبری دی گئی کہ اِن صفات کے حامل بندوں کو اجرِ عظیم سے نوازا جائے گا۔

آیت ۱۷۱

طور پہاڑ کے نیچے عہد

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے طور پہاڑ کو زمین سے اٹھا کر فضا میں سائبان کی طرح بلند کر دیا۔ بنی اسرائیل ڈرنے لگے کہ شاید یہ پہاڑ اُن پر گر جائے گا۔ اِس کیفیت میں اللہ نے بنی اسرائیل سے شریعت پر عمل کرنے کا عہد لیا۔ اِس عہد کی تفصیلات سورۃ البقرۃ آیات ۸۳ اور ۸۴ میں بیان ہوئی ہیں۔

آیات ۱۷۲ تا ۱۷۴

عہدِ الست

اِن آیات میں عہدِ الست کا ذکر ہے۔اللہ نے حضرت آدمؑ کی نسل میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کی ارواح کو جمع فرمایا اور اُن سے پوچھا اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کہ ہاں آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ اِس عہد کی یاددہانی اِس لیے کرائی گئی تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے یہ عہد یاد ہی نہیں۔ یا پھر یہ عذر پیش کرے کہ شرک کا آغاز ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہمیں یہ جرم اُن کی طرف سے ملا تھا۔لہٰذا ہمارا کوئی قصور نہیں۔عہدِ الست کی وجہ سے توحید کی معرفت انسان کے باطن میں رکھ دی گئی ہے اور شرک کی نفی انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ اِس کے باوجود اگر کوئی شرک کرتا ہے تو وہ خود مجرم ہے۔

آیات ۱۷۵ تا ۱۷۸

خواہشات کی پیروی کرنے والے کے لیے کتے کی مثال

اِن آیات میں بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کا ذکر ہے جسے اللہ نے اپنی آیات کا علم اور کرامات سے نوازا تھا۔ بدقسمتی سے اُس شخص نے خواہشات کی پیروی کی اور شیطان اُس کے پیچھے لگ گیا۔ اب وہ کردار کی ایسی پستی میں گرا کہ حرص اور لالچ میں کتے کی سطح پر پہنچ گیا۔ آگے فرمایا کہ یہ صرف بنی اسرائیل کے ایک شخص کی نہیں بلکہ پوری قوم کی مثال ہے۔ اِس قوم نے اللہ کی بے شمار نعمتوں سے استفادہ کیا لیکن ناشکری اور نافرمانی کی آخری حدوں تک جا پہنچے۔ بلا شبہ اللہ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پر قائم و دائم رہ سکتا ہے۔ انسان خواہ ہدایت اور اللہ کی قربت کی نہایت اونچی بلندی پر پہنچ جائے پھر بھی گمراہی کا خطرے سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ اللہ ہم سب کو خواہشات کی پیروی اور شیطان کے حملوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۷۹

غافل انسان جانوروں سے بدتر ہے

اِس آیت میں خبردار کیا گیا کہ انسانوں اور جنات کی اکثریت جہنم میں جانے کی روش اختیار کیے ہوئے ہے۔ اُن کے دل معنوی اعتبار سے مردہ ہو چکے ہیں، نگاہیں عبرت حاصل کرنے سے قاصر ہیں اور کان حق سن کر اُسے قبول کرنے سے محروم ہیں۔ کوئی نصیحت، کوئی آفت اور کوئی حادثہ اُنہیں اصلاحِ عمل پر آمادہ نہیں کر پارہا۔ اِس طرح کے غافل لوگ جانور ہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

آیت ۱۸۰

اللہ کو پکارو اُس کے اسماءِ حسنٰی کے ساتھ

اِس آیت میں غفلت سے نکلنے اور اللہ کو یاد رکھنے کا حکم دیا گیا۔ ہدایت دی گئی کہ اللہ کو پکارا کرو اُس کے مبارک ناموں کے ساتھ۔ اللہ کے مبارک نام صرف وہی ہیں جو قرآنِ کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں بیان ہوئے ہیں۔ اِن اسماء کے سوا کوئی اور نام اللہ کی طرف منسوب

کرنا یا اللہ کے خصوصی اختیار ظاہر کرنے والے نام (مثلاً الصمد، الرحمان) کسی اور کی طرف منسوب کرنا یا اللہ کے ناموں کو جادو وغیرہ کے لیے استعمال کرنا یا اللہ کی دو برعکس شانوں (مثلاً الغفار اور القہار) میں سے کسی صرف ایک ہی شان کو سامنے رکھنا ناجائز ہے۔ ایسا کرنے والوں سے میل جول کی ممانعت اِس آیت میں وارد ہوئی ہے۔

آیات ۱۸۱ تا ۱۸۶

درسِ عبرت

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایسے نیک سیرت لوگ بھی ہیں جو حق کے ذریعہ نصیحت اور عدل کرتے ہیں۔ البتہ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ اللہ نے اُنہیں مہلت دے رکھی ہے لیکن اُس کی پکڑ بہت شدید ہے۔ کیا وہ نبی اکرم ﷺ کے سیرت واخلاق اور انسانوں کے لیے دلسوزی کو نہیں دیکھتے؟ وہ اُنہیں دردناک عذاب سے خبردار کررہے ہیں اور یہ اُنہیں پاگل قرار دے کر کس قدر ظلم اور ناانصافی کررہے ہیں۔ کیا یہ کائنات پر غور نہیں کرتے؟ کائنات کی ہر شے بامقصد ہے۔ کیا اِن کا بھی کوئی مقصد ہے کہ نہیں؟ ہر شے پر زوال آتا ہے کیا اِن کو بھی فنا ہونا ہے کہ نہیں؟ جس بدنصیب کی گمراہی پر اللہ ہی مہرِ تصدیق ثبت کردے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

آیات ۱۸۷ تا ۱۸۸

نبی اکرم ﷺ کا اعترافِ عاجزی و بے بسی

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ لوگوں کے سامنے اپنی عاجزی و بے بسی کا اعتراف کیجیے۔ فرمائیے کہ قیامت کے واقع ہونے کا علم صرف اور صرف اللہ کو ہے۔ میں غیب کے حقائق سے واقف نہیں ہوں اور نہ ہی اپنی ذات کے نفع ونقصان کا اختیار رکھتا ہوں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں کثرت سے بھلائیاں حاصل کرلیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں اللہ کا رسول ہوں اور لوگوں کو نیک اعمال پر بشارت اور برے اعمال پر دردناک عذاب سے خبردار کرنے آیا ہوں۔

آیات ۱۸۹ تا ۱۹۰

انسانوں کی ناشکری

اِن آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان اللہ سے بڑی عاجزی سے اولاد کے لیے دعائیں کرتا ہے۔ جب اللہ اُسے صحیح سالم اولاد دے دیتا ہے تو اب ناشکری کرتا ہے اور شرک کرتے ہوئے اولاد کی عطا کو دوسری ہستیوں کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

آیات ۱۹۱ تا ۱۹۸

معبودانِ باطل کی لاچارگی

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا ہے کہ جن ہستیوں کو اللہ کے ساتھ شریک کیا جا رہا ہے وہ بھی عام انسان ہیں۔ جب وہ اپنے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تو کسی کی کیا مدد کریں گے؟ اُن کی پرستش کرنے والے اُن کی مورتیاں بنا رہے ہیں لیکن یہ مورتیاں بے جان و بے حس ہیں۔ نہ دیکھ سکتی ہیں، نہ چل سکتی ہیں اور نہ سن سکتی ہیں۔ اُنہیں پکارا جائے تو جواب دینے پر قادر نہیں۔ اُن کے برعکس اللہ ہے جو اپنی بندگی کرنے والوں کی ہر اعتبار سے رہنمائی اور نصرت کرنے پر قادر ہے۔ بلاشبہ معبودِ حقیقی صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔

آیات ۱۹۹ تا ۲۰۲

عفو و درگزر کی تلقین

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو کفار کے طنز و تشدد کے جواب میں عفو و درگزر کی تلقین کی گئی۔ ہاں اگر کبھی شیطان مشتعل کر ہی دے تو اُس کے مقابلے میں فوراً اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔ یہ مکی دور کی عمومی ہدایت ہے کہ برائی کا جواب اچھائی سے دیا جائے تاکہ مخالفین کے دل نرم ہوں اور وہ اسلام قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں۔ شیاطین مسلسل اُکساتے رہتے ہیں تاکہ مخالفت کے ردِّعمل کے طور پر اہلِ حق اقدام کریں اور اِس سے دشمنی کی آگ مزید بھڑکے۔ البتہ اہلِ حق ہر دم شیطان کے واروں کے حوالے سے چوکنا رہتے ہیں اور اللہ کی ہدایات کو یاد رکھتے ہیں۔

آیت ۲۰۳

معجزات کی طلبی اور اللہ کا جواب

اِس آیت میں مشرکین کی طرف سے معجزہ کی فرمائش کا دوبارہ ذکر کیا گیا ہے جس کی تفصیل سورۂ انعام میں آ چکی ہے۔ مشرکین آپ ﷺ سے کہتے تھے کہ لوگوں کا منہ بند کرنے کے لیے کوئی شعبدہ دکھا دیں۔ اللہ نے جواب میں اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ اُن کو بتا دو کہ میں صرف اور صرف اللہ کے نازل کردہ کلام کی پیروی کرتا ہوں۔ یہ کلام تمہاری آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ اِس میں ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت بھی ہے اور رحمت کی بشارت بھی۔

آیت ۲۰۴

سماعتِ قرآن کے آداب

اِس آیت میں حکم دیا گیا کہ جب قرآنِ پاک کی تلاوت کی جا رہی ہو تو پوری توجہ سے سنو اور اِس دوران خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ البتہ قرآن کی سماعت کے آداب پر اُسی وقت عمل کرنے کا حکم ہے جب قرآن سنانے کی نیت سے تلاوت کیا جا رہا ہو۔

آیات ۲۰۵ تا ۲۰۶

اللہ کے ذکر کے آداب

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ البتہ ذکر کے حوالے سے آداب یہ ہیں کہ :

i- ذکر دل ہی دل میں یا ہلکی آواز سے کیا جائے اور آواز کو زیادہ بلند نہ کیا جائے۔

ii- ذکر کے دوران انسان پر رقت اور اللہ کا خوف طاری رہے۔

iii- صبح و شام اللہ کا ذکر کیا جائے۔

iv- اللہ کی یاد سے کبھی بھی غفلت نہ برتی جائے۔

آخری آیت میں فرمایا کہ جو اللہ کے مقرب فرشتے ہیں وہ بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ہر وقت اُس کی تسبیح کرتے اور اُس کے سامنے سجدہ ریز رہتے ہیں۔

سورۃ الانفال

غزوۂ بدر پر بھرپور تبصرہ

☆ سورۂ انفال مدنی سورۃ ہے۔ یہ سن۲ ہجری میں غزوہ ٔ بدر کے فوراً بعد نازل ہوئی۔

☆ اِس سورۂ مبارکہ میں غزوۂ بدر کے حالات پر بھرپور تبصرہ شامل ہے۔

آیت۱

مالِ غنیمت کے حوالے سے فیصلہ

اِس آیت میں اُس تنازع پر فیصلہ دیا گیا جو غزوۂ بدر میں فتح کے بعد مالِ غنیمت کے حوالے سے پیدا ہوا۔ دورِ جاہلیت میں یہ طے تھا کہ جنگ کے دوران جس شخص کے ہاتھ جو مالِ غنیمت لگا وہ اُسی کا ہے۔ غزوۂ بدر میں کچھ صحابہؓ نے دشمن کا تعاقب کیا' کچھ نے آپ ﷺ کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کی اور کچھ نے مالِ غنیمت اکٹھا کیا۔ اختلاف یہ پیدا ہوا کہ مالِ غنیمت کس طرح تقسیم کیا جائے؟ اللہ نے اِس آیت میں حکم دیا کہ اختلاف ختم کرو اور پورا مالِ غنیمت اللہ کے رسول ﷺ کے حوالے کردو۔ اِس آیت میں مالِ غنیمت کے لیے نفل یعنی اضافی شے کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ گویا اللہ کی راہ میں جنگ کے دوران مالِ غنیمت کا حصول مقصود نہیں بلکہ اضافی شے ہے۔ بقول اقبال :

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

آیات ۲ تا ۴

بندہ ءمومن کی ظاہری و باطنی صفات

اِن آیات میں مومنین کی باطنی وظاہری صفات کا بیان ہے۔ مومن صرف وہی لوگ ہیں :

i- جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز اٹھتے ہیں۔

ii- آیاتِ قرآنی کی تلاوت اُن کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں۔

iii- جن کا بھروسہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔

iv- جو نماز قائم کرتے ہیں۔

v- جو اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

ایسے مومنوں کے لیے اللہ کی طرف سے بخشش، بلند درجات اور عزت افزائی والے رزق کی بشارت ہے۔

آیات ۵ تا ۸

بدر سے قبل مشاورت

اِن آیات میں بدر سے قبل اللہ کے رسول ﷺ کی صحابہ کرامؓ سے مشاورت کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو بتایا کہ ایک طرف شام کی طرف سے قریش کا تجارتی قافلہ آ رہا ہے جس کے ساتھ صرف پچاس محافظ ہیں۔ دوسری طرف مکہ سے ایک ہزار کفار پر مشتمل مسلح لشکر آ رہا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے دونوں میں سے ایک پر فتح حاصل ہوگی۔ اب مشورہ دو کہ ہم کس طرف رُخ کریں۔ چند ساتھیوں کی رائے تھی کہ ہمیں آسان ہدف یعنی قافلہ کی طرف جانا چاہیے۔ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی منشا تھی کہ لشکر سے مقابلہ کیا جائے تاکہ ثابت ہو سکے کہ فیصلہ کن شے تعداد، اسلحہ اور اسباب نہیں بلکہ اللہ کی مدد ہے۔ بے سروسامان لشکر جب کیل کانٹے سے لیس لشکر پر فتح پائے گا تو ثابت ہو جائے گا کہ حق پر کون ہے؟

آیات ۹ تا ۱۴

اللہ کی مدد اور فرشتوں کا نزول

اِن آیات میں اللہ کی مدد اور فرشتوں کے نزول کا ذکر ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ بدر کی رات اللہ سے گڑگڑا کر مدد کی التجا کر رہے تھے۔ اللہ نے ان کی دعائیں قبول فرمائیں اور مدد کے لیے ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے۔ بقول اقبال :

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اللہ نے رات کو صحابہ کرامؓ کو پرسکون اور آرام دہ نیند کی لذت عطا فرمائی اور بارش کا نزول فرمایا

تاکہ صحابہ کرامؓ وضو اور دیگر ضروریات کے لیے پانی جمع کرلیں۔ دورانِ جنگ کافروں پر رعب طاری کردیا اور اہلِ ایمان کو ہمت اور استقامت سے نوازا۔ کافروں کو بدترین ہزیمت سے دوچار کیا۔ اُن کے ستر افراد جہنم واصل ہوئے اور ستر ہی قیدی بنے۔ یہ کفار کے لیے عذاب کی پہلی قسط تھی۔ اصل عذاب تو جہنم کی آگ کی صورت میں پائیں گے۔

آیات ۱۵ تا ۱۶

دورانِ جنگ مسلمانوں کے لیے ہدایات

اِن آیات میں اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب دشمن سے میدانِ جنگ میں مدبھیڑ ہوجائے تو ہرگز پسپائی اختیار نہ کرو۔ جس نے ایسا کیا اُس کی تمام نیکیاں ضائع ہوجائیں گی، وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوگا اور جہنم کا نوالہ بنے گا۔ البتہ جنگی تدبیر کے طور پر یا اپنے کسی دستے سے ملنے کے لیے پیچھے آیا جاسکتا ہے۔

آیات ۱۷ تا ۱۹

فیصلہ کن شے اللہ کی مدد ہے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ بظاہر کفار کو مسلمانوں نے قتل کیا ہے لیکن درحقیقت اُنہیں اللہ نے قتل کیا ہے۔ اِسی طرح عین دوران جنگ کفار کی طرف آپ ﷺ نے جو مشت بھر کنکریاں پھینکیں تھیں جس سے وہ دیکھنے کے قابل نہیں رہے تھے، یہ کنکریاں بھی درحقیقت اللہ ہی نے پھینکی تھیں۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے :

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں ، کارکشا و کارساز
خاکی و نوری نہاد ، بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اُس کا دلِ بے نیاز

یہ اللہ کی طرف سے اہلِ ایمان کی بڑی اچھی آزمائش تھی کہ اُنہوں نے اللہ کی راہ میں ہر شے قربان کرنے کا عزم کیا اور اللہ نے اُن کی بھرپور مدد کی۔ بقول جگر مرادآبادی :

بیدار عزائم ہوتے ہیں، اسرار نمایا ہوتے ہیں
جتنے وہ ستم فرماتے ہیں، سب عشق پہ احسان ہوتے ہیں

کفار کو جتلا دیا گیا کہ اب تم پر واضح ہوگیا ہے کہ حق پر کون ہے اور اللہ کن کے ساتھ ہے؟ اب بھی باز آ جاؤ تو تمہارے پچھلے جرائم معاف کر دیے جائیں گے۔ لیکن اگر کفر پر اڑے رہے تو پھر برا انجام ہوگا۔

آیات ۲۰ تا ۲۳

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم

اِن آیات میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ بدر سے جنگ کا مرحلہ شروع ہوگیا ہے اور اِس کٹھن مرحلے میں بھی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر کاربند رہو۔ اُن منافقین کی طرح نہ ہو جاؤ جن کو جان بڑی عزیز ہے اور وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے گریز کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ کی نگاہ میں بدترین مخلوق ہیں۔

آیات ۲۴ تا ۲۵

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو۔ یعنی پورے کے پورے اسلام پر عمل کرو، اللہ کے دین کی تعلیمات دوسروں تک پہنچاؤ اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے تن من دھن لگا دو۔ اگر تم نے اللہ اور رسول ﷺ کی پکار کو اہمیت نہ دی تو اللہ تمہارے دلوں پر مہر لگا دے گا اور تمہیں حق کا ساتھ دینے کی سعادت سے محروم کر دے گا۔ روزِ قیامت اللہ کے سامنے حاضر ہو کر کیا جواب دو گے؟ جان لو کہ اللہ کا عذاب صرف بالفعل جرائم کرنے والوں پر نہیں آتا بلکہ اُن پر بھی آتا ہے جو اِن جرائم کے خلاف جہاد نہیں کرتے۔

آیات ۲۶ تا ۲۸

اہلِ پاکستان کا ذکر

اِن آیات میں اصلاً تو ذکر مہاجرینِ مکہ کا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے مکہ میں قریش کے ظلم وستم سے

نجات دی، مدینہ میں بہت عمدہ ٹھکانہ دیا اور پاکیزہ رزق عطا فرمایا۔ اِن احسانات کا بیان اِس لیے کیا گیا تا کہ مہاجرین اللہ کا شکرادا کریں۔ اِن آیات کا اطلاق ہم مسلمانانِ پاکستان پر بھی ہوتا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں ہمیں ہندو اکثریت سے حقوق غصب کرنے کا اندیشہ تھا۔ اللہ نے نصرتِ خاص سے پاکستان دیا اور پاکستان میں ہرطرح کی نعمتوں سے نوازا۔ اِن آیات میں اللہ نے فرمایا کہ نعمتوں کا شکر کرنے کا تقاضا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ وفاداری کی روش اختیار کی جائے اور اُس کی عطا کردہ نعمتوں کا شریعت کے مطابق استعمال کیا جائے۔ مال و اولاد کو مطلوب و مقصود نہ بنایا جائے۔ محنت سے کمایا ہوا مال کسی حادثہ میں یا بیماری میں ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور اولاد بھی بعض اوقات بغاوت کر دیتی ہے یا کسی وجہ سے انسان اُن سے خدمت لینے سے محروم ہو جاتا ہے۔ صرف اخلاص سے کی گئی نیکیاں ہیں جن کا بھرپور اجر اللہ کی طرف سے ملنا یقینی ہے۔ بدقسمتی سے ہم نے پاکستان جیسی نعمت کی ناقدری کی اور یہاں شریعت کا بول بالا نہیں کیا۔ آج اِسی ناشکری کی سزا ہمیں مل رہی ہے۔

آیت ۲۹

تقویٰ کی برکات

اِس آیت میں اہلِ ایمان کو آگاہ کیا گیا کہ باطل کے ساتھ مقابلہ میں اللہ کی مدد اُسی وقت تمہارے شاملِ حال شامل ہوگی جب تم تقویٰ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی روش اختیار کرو گے۔ تقویٰ سے اللہ کی مدد بھی حاصل ہوتی ہے، انسان کی سابقہ خطائیں بھی معاف کر دی جاتی ہیں اور بڑے فضل سے بھی نوازا جاتا ہے۔

آیات ۳۰ تا ۳۷

مشرکینِ مکہ کے ناپاک ارادے اور اِن کا انجام

اِن آیات میں مشرکین مکہ کے ناپاک ارادوں اور طرزِ عمل کا بیان ہے۔ ہجرت سے قبل وہ اللہ کے رسول ﷺ کو شہید کرنے، قید کرنے یا جلاوطن کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ قرآنِ حکیم کو

سن کر مذاق اڑاتے اور کہتے کہ ہم بھی اِس طرح کا کلام بنا سکتے ہیں۔عوام پر اثر ڈالنے کے لیے اپنے خلاف بددعا کرتے کہ اگر قرآن حق ہے اور ہم اِس پر ایمان نہیں لا رہے تو اے اللہ! ہم پر عذاب نازل فرما۔اللہ نے جواب دیا کہ اللہ شہرِ مکہ پر نہیں بلکہ مجرمین کو اِس شہر سے نکال کر اُن پر عذاب نازل کرے گا جیسا کہ بدر میں کیا گیا۔اِن مشرکین نے مکہ میں اللہ کے گھر کی حرمت اور نماز کا تقدس پامال کر دیا ہے۔وہ اللہ کے گھر کے پاس نماز کے دوران تالیاں پیٹتے اور سیٹیاں بجاتے ہیں۔اہلِ ایمان کے خلاف جنگی تیاریوں کے لیے مالی وسائل صرف کر رہے ہیں اُن کے یہ تمام وسائل برباد ہوں گے۔وہ دنیا میں بھی ذلت کا سامنا کریں گے اور آخرت میں بھی جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔

آیت ۳۸

مشرکینِ مکہ کو اصلاحِ عمل کی دعوت

اِس آیت میں مشرکینِ مکہ کو دعوت دی گئی کہ اُن کی خیر اِسی میں ہے کہ توبہ کریں اور حق کو قبول کرلیں۔اللہ اُن کے تمام سابقہ جرائم معاف فرما دے گا۔البتہ اگر اُنہوں نے اِس پیشکش سے فائدہ نہ اٹھایا تو بدترین انجام سے دوچار ہوں گے۔

آیت ۳۹ تا ۴۰

دین کا مغلوب ہونا فتنہ ہے

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ اے مسلمانوں اِن مشرکینِ مکہ سے اُس وقت تک جنگ کرتے رہو جب تک دین یعنی اللہ کی بڑائی کا نظام غالب نہ ہو جائے اور فتنہ بالکل ختم نہ ہو جائے۔گویا ایسا دور فتنہ ہے جس میں اللہ کا دین غالب نہ ہو۔آج ہم بھی ایسے ہی فتنہ سے دوچار ہیں۔مشرکین کو ایک بار پھر دعوت دی گئی کہ اللہ کے دین کی مخالفت سے باز آ جاؤ۔اگر تم نے اپنی روش نہ چھوڑی تو اہلِ حق کا حامی و ناصر اللہ ہے۔وہ کیا خوب حامی ہے اور کیا خوب نصرت کرنے والا ہے۔